کتاب نما

شبلی نعمانی، حیات و تصانیف، پروفیسر محمد سلیم۔ ناشر: مجلس ترقی ادب، ۲-کلب روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۶۲۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

پروفیسر محمد سلیم (وفات: یکم جنوری ۲۰۱۶ء) عالمی شہرت یافتہ ماہر طبیعیات (Physics) تھے۔ پنجاب یونی ورسٹی کے پروفیسر ایمریطس تھے۔ فزکس پر بلند پایہ تصانیف کے علاوہ ان کی زیادہ تقریباً ۱۰ کتب اُردو شعر و ادب اور تاریخ کے موضوعات پر ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سارے عرصے میں انھوں نے لکھنے پڑھنے کا کام باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھا۔ اردو میں ان کی پہلی کتاب داراشکوہ، احوال وافکار تھی اور آخری زیرنظر مولانا شبلی نعمانی پر۔

شبلی صدی کے موقعے پر مولانا شبلی پر جتنی کتابیں چھپیں، یہ ان میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ 'ابتدائیہ' اور 'سوانح' کے مختصر ابواب کے بعد پروفیسر صاحب نے شبلی کی جملہ تصانیف پر ایک ایک باب باندھا ہے، مثلاً پہلا باب ہے: المامون، جس کی اشاعت (۱۸۸۷ء) سے بقول پروفیسر موصوف: ''شبلی اردو کے صفِ اوّل کے مصنفین میں شمار ہونے لگے'' (ص ۳۷)۔ سلیم صاحب نے پہلے کتاب کا، پھر مامون الرشید کی شخصیت کا تعارف کرایا ہے، بعدۂ جیسا شبلی نے مامون کی شخصیت کو پیش کیا ہے، اس کی جھلکیاں ہیں، جن سے مامون کی ذہانت، علم و فضل، دریا دلی، فہم شعر و ادب کے ساتھ اس کے اسراف و تبذیر، عیش و طرب، مذہبی جنون، اور علماے کرام پر اس کے ظلم و ستم کا اندازہ ہوتا ہے۔ جہاں شبلی نے مامون الرشید کے ساتھ کچھ رعایت کی ہے یا اس کی کسی بے اعتدالی سے صرفِ نظر کیا ہے یا اس کی تاویل کرنے کی کوشش کی ہے، وہاں پروفیسر محمد سلیم نے شبلی پر گرفت بھی کی ہے، مثلاً: مامون نے اپنے سپہ سالار طاہر سے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے زہر دلوا دیا۔ شبلی لکھتے ہیں: ''اگر مامون کی جگہ کوئی اور بادشاہ ہوتا تو کیا کرتا؟'' (یعنی وہ بھی یہی کچھ کرتا، اسے مروا دیتا)۔ اس پر پروفیسر سلیم لکھتے ہیں: ''یہ سوچ سراسر غیر اسلامی ہے اور اس کا کوئی جواز نہیں۔

بادشاہوں کے دفاع کی قبا شبلی کے قدوقامت پر موزوں نہیں آتی'' ۔اسی طرح مامون کی عیش وطرب کی محفلوں کی سنگینی کو کم کرنے کے لیے (جن میں عیسائی کنیزوں کا رقص وسُرود، ان کی مخمور آنکھیں اور جام وشراب کا دور، بقول شبلی: ''مامون کو بدمست کر دیتا تھا'') مولانا شبلی لکھتے ہیں: ''مامون کے عیش وطرب کے جلسوں میں تو عیاشانہ رنگینی پائی جاتی ہے مگر انصاف یہ ہے کہ یہ جلسے علمی مذاق سے بالکل خالی بھی نہ تھے۔اس قسم کے جلسے جو شاعرانہ جذبات کو پورے جوش کے ساتھ اُبھار دیتے ہیں، اگر متانت وتہذیب کے ساتھ ہوں تو لٹریچر پر نہایت وسیع اور عمدہ اثر پیدا کرتے ہیں'' ۔اس پر پروفیسر سلیم صاحب کا نقد ہے: ''یہ لکھتے وقت مولانا [شبلی] کو غالباً مذہبی نقطۂ نظر سے ایسی محفلوں پر تبصرہ کرنے کا خیال نہ آیا'' ۔

پروفیسر محمد سلیم مجموعی رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شبلی نے ''المامون لکھ کر اُردو میں سوانح نگاری کی بنیاد رکھی'' ۔پروفیسر صاحب نے شبلی کی دیگر تصانیف پر بھی ایک ایک باب رقم کیا ہے۔ مزید برآں انھوں نے حسبِ ذیل موضوعات پر بھی ایک ایک باب رقم کیا ہے: شبلی کی شاعری، ندوۃ العلماء، شبلی اور ان کے نقاد، شبلی اور سرسید۔انھوں نے شبلی کی شخصیت، تصانیف اور افکار کا پورا احاطہ کیا ہے، شبلی فہمی کے لیے یہ ایک مفید کتاب ہے۔(رفیع الدین ہاشمی)

ملاقاتیں کیا کیا! الطاف حسن قریشی۔ ناشر: جمہوری پبلی کیشنز، ۲-ایوانِ تجارت روڈ، لاہور۔ فون: ۳۶۳۱۴۱۴۰-۰۴۲۔صفحات: ۳۸۹ (بڑا سائز)۔ قیمت: ۱۴۹۰ روپے۔

۲۰ویں صدی کا چھٹا عشرہ اُردو صحافت میں کئی تجربات کے حوالے سے یادگار ہے، اور انھی میں ایک حوالہ ماہ نامہ اُردو ڈائجسٹ کا لاہور سے اجرا تھا۔یہ پرچہ جہاں شائستہ اسلوبِ نگارش، تعمیری ادب، دیدہ زیب پیش کاری اور متنوع موضوعات کا گل دستہ تھا، وہیں الطاف حسن قریشی کے منفرد مصاحبوں (انٹرویوز) کی وجہ سے بھی ایک خاص مقام رکھتا تھا۔یہ انٹرویو محض شخصی احوال وعادات کی کتھا نہیں ہوتے تھے، بلکہ مہمان سے ہونے والی عالمانہ گفتگو اور ٹھوس موضوعات کو عام فہم انداز میں قارئین تک پہنچانے کا ذریعہ بھی تھے۔

زیرتبصرہ کتاب ایسے ہی مصاحبوں کا ایک قابلِ قدر انتخاب ہے۔ان مصاحبوں کو سوالات کی خوب صورتی، جوابات کی عالمانہ وسعت اور تخلیقی تحریر نے مکالماتی شہ پارے بنا دیا ہے۔یہ کتاب